اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

اللہ اکبر

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

فی پرچہ ۱؎

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰؎ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲؎

جلد ۱۸	مطابق یکم رجب ۱۳۴۹ھ	یوم شنبہ	مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء	نمبر ۶۳

مدینۃ المسیح

بفضلِ خدا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پھوڑے کی تکلیف اب بہت کم ہو گئی ہے ۔ زخم قریباً بھر چکا ہے ۔ امید ہے حضور ایک دو روز تک چلنے پھرنے لگ جائیں گے۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب مسلم کانفرنس لکھنؤ میں شمولیت کے بعد واپس تشریف لائے ۔ اب ٹیری ٹوریل فورس کے افسروں سے ملاقات کے لئے انبالہ چھاؤنی جانے والے ہیں۔

یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائیگی ۔ کہ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کی زبان پر جو زخم آیا تھا ۔ وہ مندمل ہو گیا ہے ۔ اس کے شکرانہ میں انہوں نے ۲۰ نومبر ذکر حبیب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح پر تقریر کی ۔ بفضلِ خدا زبان میں کسی قسم کا نقص واقع نہیں ہوا۔

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ کے ہاں ۱۹ نومبر لڑکا پیدا ہوا ۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام

"ہمارا سب کاروبار دینی ہے ۔ اور دنیا اور اس کے تعلقات اور تکلفات سے ہم بالکل جدا ہیں ۔ گویا کہ ہم دنیا داری کے لحاظ سے مثل مُردہ کے ہیں ۔ ہم محض دین کے ہیں ۔ اور ہمارا سب کارخانہ دینی ہے ۔ جیسا کہ اسلام میں ہمیشہ بزرگوں اور اماموں کا ہوتا آیا ہے ۔ اور ہمارا کوئی نیا طریق نہیں ۔ بلکہ لوگوں کے اُس اعتقادی طریق کو جو کہ ہر طرح سے ان کے لئے خطرناک ہے ۔ دور کرنا اور ان کے دلوں سے نکالنا ہمارا اصل منشاء اور مقصود ہے ۔ مثلاً بعض نادان یہ عقیدہ رکھتے ہیں ۔ کہ غیر قوموں کے لوگوں کی چیزیں چُرا لینا جائز ہے اور کافروں کا مال ہمارے لئے حلال ہے ۔ اور پھر اپنے ان نفسانی خواہشوں کی خاطر اس کے مطابق حدیثیں بھی گھڑ رکھی ہیں ۔ پھر وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں ۔ کہ حضرت عیسیٰ جو دوبارہ دنیا میں آنیوالے ہیں ۔ تو اُن کا کام لاٹھی مارنا اور خونریزیاں کرنا ہے حالانکہ جبر سے کوئی دین دین نہیں ہو سکتا ۔ غرض اسی قسم کے خوفناک عقیدے اور غلط خیالات ان لوگوں کے دلوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ جن کو دور کرنے کے واسطے اور پُرامن عقائد اُنکی جگہ قائم کرنے کے واسطے ہمارا سلسلہ ہے ۔ جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے ۔ کہ مصلحوں کی اور اولیاء اللہ کی اور نیک باتیں سکھانے والوں کی دنیادار مخالفت کرتے ہیں ۔ ایسا ہی ہمارے ساتھ بھی ہوا ہے ۔ اور مخالفوں نے غلط خبریں محض افترا اور جھوٹ کے ساتھ ہمارے برخلاف مشہور کیں ۔ یہاں تک کہ ہمکو ضرر پہنچانے کے واسطے گورنمنٹ تک غلط رپورٹیں کیں ۔ کہ یہ مفسد آدمی ہیں اور بغاوت کے ارادے رکھتے ہیں اور ضرور تھا ۔ کہ یہ لوگ ایسا کرتے ۔ کیونکہ نادانوں نے اپنے خیرخواہوں یعنی انبیاء اور انکے وارثین کیساتھ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں ایسا ہی سلوک کیا ہے ۔" (الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۲)

اِسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

کُردوں کی بغاوت

موصل سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کُردی بغاوت ابھی تک پورے طور پر فرو نہیں ہوئی۔ باغیوں کے مختلف گروہ حدود عراق کے قرب میں ترکی علاقہ میں لُوٹ مار کرتے رہتے ہیں۔

رُوس اور ترکی کے تعلقات

ماسکو کی ایک اِطلاع مظہر ہے۔ کہ توفیق رشدی بک وزیر خارجہ ترکی کا وہاں پُرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ آپ نے صاف الفاظ میں اعلان کیا۔ کہ دونوں حکومتوں کے تعلقات نہایت مستحکم ہیں۔

شاہ ایران مشہد میں

رضا شاہ پہلوی فرمانروائے ایران اکتوبر کے آغاز میں مشہد جانے والے تھے۔ مگر بعض وجوہ کی بنا پر یہ ارادہ ملتوی کر دیا گیا۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ ۷ ار نومبر کو مشہد پہنچ گئے ہیں۔

شاہ حسین سابق شریف مکہ کا انتقال

شاہ حسین ترکوں کے عہد حکومت میں شریف مکہ تھے۔ مگر سلطان ابن سعود سے شکست کھا کر حجاز سے نکل گئے۔ اور جزیرہ قبرص میں اقامت گزیں ہوئے۔ اب کچھ عرصہ سے بوجہ علالت اپنے فرزند شاہ فیصل کے پاس عراق گئے ہوئے تھے۔ جہاں ۱۸ ار نومبر کو وفات پا گئے۔

حجاز میں مدرسہ لاسلکی

ام القریٰ راوی ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے جدہ میں ادارۂ لاسلکی کے ساتھ ایک مدرسہ بھی جاری کر دیا ہے۔ جس میں طلباء کو گزری وظیفہ ملیگا۔ اور انہیں لاسلکی کے متعلق پوری معلومات حاصل کرائی جائیں گی۔ سلطنت حجاز میں چودہ اسٹیشن لاسلکی کے قائم ہو چکے ہیں۔

ایران اور ترکی کا معاہدہ

ایران اور ترکی میں فوجی تعاون کے سلسلہ میں ایک معاہدہ طے ہوا ہے۔ جمہوریہ ترکیہ نے عراق کو بھی اس معاہدہ اتحاد میں شمولیت کی دعوت دی ہے۔ تا یہ تین اسلامی سلطنتیں غیر ملکی حکومتوں کی دست برد سے محفوظ رہ سکیں۔

فلسطین پولیس کی ٹریننگ

حکومت فلسطین کا ارادہ ہے۔ کہ سالِ نو کے شروع میں پولیس کے کچھ افسروں کو تربیت کے لیے انگلستان بھیجے۔ تا وہ تنظیم اور تحقیق و تفتیش کے متعلق جدید اصول سیکھ سکیں۔

عرب شہزادے سکندریہ میں

معلوم ہوا ہے کہ شرقِ اردن سے ہز ہائینس امیر عبداللہ کا لڑکا امیر تعیف اور حجاز کے سابق فرمانروا شاہ حسین کا لڑکا عبداللہ سکندریہ کے وکٹوریہ کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل ہو گئے ہیں۔

کیا افغانستان قرضہ لے رہا ہے؟

قاہرہ کے اخبار السیاست کے حوالہ سے ہندوستانی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ گورنمنٹ افغانستان انگلستان سے دس لاکھ گنی قرضہ لینے کی کوشش کر رہی ہے۔

عراق اور لیگ آف نیشنز

مجلس الاقوام نے عراق کے نظام حکومت کی سالانہ رپورٹ کا معائنہ کیا ہے۔ جس میں برطانوی ہائی کمشنر نے بیان کیا ہے کہ حکومت کی ذمہ واریاں نہایت سرعت کے ساتھ عراقی حکام کے سپرد کی جا رہی ہیں۔ اور امید ہے۔ ۱۹۳۲ء تک تمام ذمہ واریاں ان کے سپرد کر دی جائیں گی۔ برطانیہ نے سفارش کی ہے۔ کہ عراق کو لیگ آف نیشنز کا ممبر بنا لیا جائے۔

نجد اور شرق اردن کی کانفرنس

مذکورہ عنوان کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے نجد سے جو مندوب گئے تھے۔ وہ براہ یروشلم عمان واپس آ گئے ہیں۔ بعض مقامی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کانفرنس ٹوٹ جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم تازہ تصنیف

مُسلمانان ہند کے سیاسی حقوق کی حِفاظت کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سائمن رپورٹ پر جو تبصرہ رقم فرمایا ہے۔ اور جو ایک ضخیم کتاب کی صورت میں چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق مفصل اعلان احباب ایک گذشتہ پرچہ میں پڑھ چکے ہیں۔ چونکہ یہ تصنیف اِسی صورت میں اپنے مفید اثرات پیدا کر سکتی ہے۔ جبکہ کثرت کے ساتھ اس کی اشاعت کی جائے۔ اور کوئی انگریزی دان مسلمان اس کے مطالعہ سے محروم نہ رہے۔ اس لیے احباب کو اس کی اشاعت کے لئے خاص کوشش اور سعی سے کام لینا چاہیئے۔ نہایت خوبصورت ٹائپ۔ عُمدہ کاغذ ۴۵۹ صفحات کی کتاب ہے۔ اور قیمت صرف دو روپے چار آنے (۲/۴) علاوہ محصولڈاک دفتر نظارت خارجہ۔ قادیان سے طلب کی جائے ؛

اہل مراکش کی سرگرمیاں

پیرس کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ اہل مراکش نے دو فرانسیسی ہوائی جہازوں پر گولیاں چلائیں۔ اور انہیں نیچے اُترنے پر مجبور کر دیا۔ جہاز ران مارے گئے۔ عارخود کے نواح میں بھی ہوائی جہاز گولیوں کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔

فلسطین کے بعض اعراب کی بے غیرتی

حیفہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ بعض یہودیوں کے زرخرید عرب عامتہ الناس سے اس قسم کے ایک میموریل پر دستخط کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ موجودہ انتدابی حکومت بہترین ہے۔ اور ہمیں اس پر پورا پورا اعتماد ہے۔

ترکی اور شام کا قضیہ

فرانسیسی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ شام کا فرانسیسی ہائی کمشنر بہت جلد ترکی پہنچ کر حکام کے ساتھ شام اور ترکی کے متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق گفت و شنید کریگا ؛

ضلع گورداسپور کی احمدی جماعتوں کے لئے ضروری اعلانؔ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو ضروریات پیش آتی ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی اور اہم ضرورت مہمانوں کے مکانوں میں بچھانے کے لئے کسیر۔ کھوری۔ اور پرالی کی ہوا کرتی ہے۔ یہ ضرورت خدا کے فضل سے گورداسپور کی احمدی جماعتوں کے ہاتھ سے پوری ہوتی ہے۔ بہ سبب دور ہونے کے دوسرے ضلعوں کی جماعتیں اس خدمت میں شریک نہیں ہو سکتیں۔

میں خدا کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہوا امید کرتا ہوں۔ کہ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اس ضلع کی انجمنیں اس خدمت کو ادا کریں گی۔ چونکہ ہر سال زیادہ مہمان آتے ہیں۔ اور کسیر وغیرہ کی ضرورت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے پچھلے سالوں سے زیادہ سرگرمی سے اس خدمت کو سرانجام دینا چاہیئے۔ میں اس چٹھی کے ذریعہ ضلع گورداسپور کی احمدیہ انجمنوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ کسیر اگر وہ نہ ہو تو پرالی۔ اور اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو کھوری جلد سے جلد قادیان بھیجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اور خدا کی خوشنودی کو مد نظر رکھ کر اپنے بھائیوں کے آرام کے لئے جس قدر جلد اور جس قدر زیادہ گٹھے مُہیا ہو سکیں۔ روانہ فرما دیں ؛ (ناظر ضیافت قادیان ضلع گورداسپور)

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

ہندوستان کے آئندہ نظم ونسق کے متعلق حکومت ہند کی مراسلت

(۲)

پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی نیابت

اگرچہ گورنمنٹ ہند کے مراسلہ میں پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو اپنی آبادی کے تناسب کے مطابق نیابت دینے کے متعلق کوئی قطعی رائے ظاہر نہیں کی گئی۔ لیکن جس اسلوب سے یہ سوال پیش کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند مسلمانوں کے اس مطالبہ کی اہمیت سے ناواقف نہیں۔ گورنمنٹ ہند نے اس سوال کو پیش کرتے ہوئے صفائی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کیا ہے۔ کہ

"سائمن کمیشن نے پنجاب و بنگال کے متعلق جو متبادل تجاویز پیش کی ہیں۔ (اول میثاق لکھنؤ کا تناسب دوم مخلوط انتخاب نشستوں کے تعین کے بغیر) مسلمان ان میں سے کسی تجویز کو بھی قبول کرنے کے لئے طیار نہیں"۔ اس کے بعد ان صوبوں کے متعلق جن میں مسلمانوں کی اقلیت ہے۔ یہ فیصلہ کن رائے دیتے ہوئے۔ کہ "مسلم اقلیت والے صوبوں میں زائد از استحقاق نیابت قائم رہنی چاہیئے"۔ بنگال اور پنجاب کا ذکر خصوصیت کے ساتھ علیحدہ کیا ہے۔ چنانچہ بنگال کے متعلق جہاں یہ لکھا ہے۔ کہ

"حکومت بنگال لکھتی ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں مفاہمت کی کوئی صورت نظر نہیں آتی"۔ وہاں یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ "بنگال کے یورپین ممبر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ نشستوں کو آبادی کی بنا پر تقسیم کرنے کا نتیجہ نہایت منصفانہ ہے"۔

اس کے بعد پنجاب کی صورت حالات یہ پیش کی گئی ہے کہ "پنجاب کے سرکاری ممبروں نے ایک نقشہ طیار کیا ہے۔ جس کے رو سے پنجاب کے مسلمان سکھوں اور ہندوؤں کی مجموعی تعداد سے بقدر دو کے زائد ہونگے۔ لیکن تمام ممبروں کے مقابلہ میں ان کی تعداد پچاس فیصدی ہوگی۔ (یہ تعداد سائمن رپورٹ میں قرار دی گئی ہے) اس تجویز سے نہ مسلمان مطمئن ہیں۔ نہ ہندو اور نہ سکھ"۔

اس موقعہ پر اگر گورنمنٹ ہند قطعی طور پر مسلمانان پنجاب کی نیابت کے متعلق اپنی رائے ظاہر کر دیتی۔ تو بہت اچھا ہوتا۔ لیکن اس نے "ہندو مسلم اختلاف" کا ذکر کرتے ہوئے اپنی غیر طرفداری کے اظہار کے لئے جو یہ لکھ دیا تھا۔ کہ "حکومت ہند کوئی ایسی بات نہیں کہنا چاہتی۔ جس سے ان دونوں قوموں کے نمائندوں کے اتحاد میں روکاوٹ پیدا ہو جائے"۔ اس کا پاس کرتے ہوئے نیابت کے تعین کے متعلق قطعی رائے نہ ظاہر کر سکی۔ لیکن باوجود اس کے اسے تسلیم کرنا پڑا۔ کہ

"پنجاب و بنگال کے مسلمانوں کو تناسب آبادی سے محروم رکھنا جائز شکایت کا موجب ہے"۔

اِس طرح گورنمنٹ ہند نے پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت کے حق کو نہ صرف کھلے اور واضح طور پر تسلیم کر لیا ہے بلکہ گول میز کانفرنس کے نمایندوں کے لئے ایک بہترین موقعہ بہم پہنچا دیا ہے۔ کہ وہ کانفرنس میں اپنے اس حق پر خصوصیت کے ساتھ زور دیں۔ اور اسے تسلیم کرانے کے لئے اپنی ساری طاقت اور قوت صرف کر دیں۔

صوبہ سرحد کے متعلق گورنمنٹ ہند کی تجویز

پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کی نیابت کے اہم مسئلہ کے بعد گورنمنٹ ہند نے مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے سائمن رپورٹ کی نسبت جو بہترین صورت پیش کی ہے۔ وہ صوبہ سرحد کا نظم و نسق ہے۔ جس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ "صوبہ سرحدی کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا کا ڈسپیچ سائمن رپورٹ سے بہت ترقی یافتہ ہے۔ اور مسلمانوں کو حکومت ہند کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے اس سوال کے حل کو بہت ممکن بنا دیا ہے"۔

سائمن کمیشن نے اپنی رپورٹ میں صوبہ سرحد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ "لیکن چیف کمشنر صوبہ سرحد کی موجودہ حیثیت کو باقی رکھتا ہے۔ اور میرے رپورٹ کی تائید کرتا ہے"۔

اِس کے بعد یہ مثال پیش کرتے ہوئے کہ "ہر انسان کا حق ہے کہ سگرٹ پیئے۔ لیکن اگر بارود کے میگزین میں رہتا ہے۔ تو اس حق پر لازماً پابندی عائد ہو جائے گی"۔ جس کی غلطی اور غیر مطابقت حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی تازہ تصنیف سائمن رپورٹ پر تبصرہ میں نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرما دی ہے۔ یہ تجویز کی گئی تھی۔ کہ "چالیس ارکان کی ایک مجلس بنائی جائے۔ نصف ارکان منتخب ہوں۔ اور نصف نامزد۔ چیف کمشنر اس مجلس کا صدر ہو۔ منتخب ارکان میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے خاص ممبروں سے اور سابق سپاہیوں میں سے لئے جائیں۔ نامزد اشخاص کے ذریعہ سے دوسرے اہم عناصر کی نمایندگی کا نیز ہندوؤں اور سکھوں کی نمایندگی کا بندوبست کیا جائے۔ ا۔ آرڈر اور انگلزای کونسل کے اختیارات سے باہر ہوں"۔

اس کے مقابلہ میں حکومت ہند نے جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ سائمن کمیشن اور مرکزی سائمن کمیٹی دونوں کی سفارش کردہ حکومتوں سے زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ مراسلت میں لکھا ہے۔

"حکومت ہند کے سامنے تین تجویزیں تھیں۔ مارلے منٹو سکیم دو عملی۔ اور صوبے کے خاص حالات کے مناسب بعض تحفظات کے ساتھ دوسرے صوبوں جیسی حکومت۔ سائمن کمیشن نے مارلے منٹو سکیم پیش کی ہے۔ لیکن ہماری رائے میں یہ صوبہ کے سیاسی عزائم کی تسکین کے لئے کافی نہیں۔ صوبہ سرحد بے اطمینانی کی حالت میں ہے حفاظت ہند کے لئے سخت تشویش کا باعث بنا رہے گا۔ مرکزی سائمن کمیٹی کے ارکان کی اکثریت نے اپنے تجویز کردہ نظام حکومت کے لئے دس سال کی قید لگائی تھی۔ لیکن ہماری رائے میں اسطرح یہ نظام حکومت اور بھی موجب اعتراض بن جاتا ہے۔ سائمن کمیٹی کے دو مسلمان ممبروں نے دو عملی حکومت تجویز کی تھی۔ لیکن اس تجویز کو بھی اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ اور کوئی اس کا مؤید نہیں۔ اور چیف کمشنر کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ دوسرے صوبوں کا رد کیا ہوا انتظام حکومت سرحد میں رائج کرنے سے نقصان ہوگا۔ لہذا تیسری تجویز باقی رہ گئی ہے۔ جو چیف کمشنر کی مرتبہ ہے۔ اس کا مفاد یہ ہے۔ کہ بیس یا تیس ممبروں کی کونسل ہو۔ منتخب ممبر تعداد میں نامزدہ ممبروں سے بقدر ایک کے زائد ہوں۔ سرکاری ممبر ۶ یا ۸ ہوں۔ اقلیتوں کو آبادی سے دگنی نیابت دی جائے۔ وہ جداگانہ انتخاب یا نشستوں کی تخصیص یا نامزدگی میں سے جو چیز پسند ہو۔ اختیار کر لیں۔ چیف کمشنر کو لفٹنٹ گورنر کہا جائے۔ اس کے دو وزیر ہونگے۔ جن میں سے ایک ضرور سرکاری آدمی ہوگا۔ حکومت ہند اس تجویز کی حامی ہے"۔

اِن سطور سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے نہایت ہی تدبر اور معاملہ فہمی سے کام لیتے ہوئے سائمن کمیشن اور مرکزی سائمن کمیٹی دونوں کی تجاویز سے اختلاف ظاہر کر کے ان سے بہتر اور اہل صوبہ کو زیادہ اختیارات دینے والی تجویز کی حمایت کی ہے۔ جس کے لئے مسلمانوں کو گورنمنٹ ہند کا خاص طور پر ممنون ہونا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی چیف کمشنر صاحب کی دانشمندی اور قابلیت کا اعتراف کرنا چاہیئے۔ جنھوں نے صوبہ سرحد کے حالات کے متعلق ذاتی

واقفیت اور تجربہ رکھتے ہوئے یہ بالکل صحیح کہا۔ کہ "دوسرے صوبوں کا رد کیا ہوا نظام حکومت سرحد میں رائج کرنے سے نقصان ہوگا"۔ اور ان کی پیش کردہ تجویز کو سائمن کمیشن کی تجویز کے مقابلہ میں حکومت ہند کی تائید حاصل ہوئی۔

صوبہ دہلی کے مسلمانوں کی نمائندگی

مسلمانوں کے نقطہ نگاہ سے ایک اور برتری جو گورنمنٹ ہند کی مراسلت کو سائمن کمیشن کی رپورٹ پر حاصل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ سائمن کمیشن نے جن چھوٹے چھوٹے صوبوں میں کسی قسم کی تبدیلی کی سفارش نہیں کی تھی۔ ان میں صوبہ دہلی بھی شامل تھا جس کی طرف سے اسمبلی میں ایک نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ چونکہ یہ انتخاب مخلوط ہے۔ اور اس صوبہ کے اسمبلی کے حلقہ میں ہندو ووٹروں کی کثرت ہے۔ اس لئے جب سے ایک نمائندہ منتخب کرنے کا حق اس صوبہ کو حاصل ہوا ہے۔ ہندو ممبر ہی منتخب ہوتا رہا ہے۔ یہ بات اس صوبہ کے مسلمانوں کے مفاد پر سخت مضر اثر ڈال رہی تھی۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں میں سخت بے چینی اور بے اطمینانی رونما ہو چکی تھی۔ گورنمنٹ ہند نے صوبہ دہلی کے لئے ایک کی بجائے دو نمائندوں کی سفارش کی ہے۔ جن میں سے ایک مسلمان اور ایک ہندو رکھا ہے۔

عورتوں کی نیابت

سائمن رپورٹ میں عورتوں کی نمائندگی اور حق رائے پر بہت زور دیا گیا تھا۔ چنانچہ لکھا تھا۔

"عورتیں مجالس مقننہ کی ممبر بنیں۔ اور گورنر کو اختیار حاصل ہو۔ کہ ضرورت سمجھے۔ تو منتخب عورتوں کی تعداد میں اضافہ کرے۔ اور نامزدگی کا اختیار جس کی حد دس فیصدی تک رکھی گئی تھی۔ خاص طور پر عورتوں کی نمائندگی کے متعلق استعمال کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ اسی طرح یہ بھی تجویز کی گئی تھی۔ کہ "صاحب الرائے شخص کی بیوی جس کی عمر ۲۵ سال سے زائد ہو۔ یا پچیس سال سے زائد عمر کی بیوہ۔ جس کا شوہر وفات کے وقت صاحب الرائے تھا۔ اسے حق رائے دیا جائے"۔

ان تجاویز کا اثر مسلمانوں کے لئے نہایت ہی مضرت رساں اور نقصان دہ تھا۔ کیونکہ مسلمان خواتین پردہ کی پابندی اور اپنے معاشرتی حالات کی وجہ سے نہ تو مجالس مقننہ کی ممبر بن سکتی ہیں۔ اور نہ حق رائے کا استعمال کر سکتی ہیں۔ لیکن غیر مسلم عورتوں کے لئے اس میں کوئی مشکل نہیں۔ اس طرح مسلمانوں کی تعداد رائے بہت کم ہو جاتی۔ اور ہندو ان صوبوں میں بھی جہاں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ اپنے ووٹروں اور نمائندوں کی تعداد دگنی کر لیتے۔

اس خطرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمانان ہند میں سائمن کمیشن کی عورتوں کی نمائندگی اور حق رائے کے متعلق سفارش کے خلاف سخت اضطراب پیدا ہوا۔ اور اس کا بڑے زور کے ساتھ اظہار کیا گیا۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے اسے نظر انداز نہیں کیا۔ اور اپنی مراسلت میں جہاں عورتوں کو مجالس مقننہ کے لئے منتخب یا نامزد کرنے کے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ "عورتوں کے لئے کوئی خاص بندوبست کرنے کی ضرورت نہیں"۔ وہاں حق رائے کے متعلق یہ بیان کیا ہے۔ کہ

"عورتوں کے حق رائے کے متعلق کمیشن کی یہ تجویز کہ ووٹر مرد کی بیوی کو ووٹ کا حق ہے۔ پر سخت اعتراض ہوئے۔ امید نہیں کہ اسے کوئی طبقہ بھی قبول کرے۔ اس طرح نیچ جاتیوں کے ہندو ووٹر جن کی بیویاں بسہولت انتخاب گاہوں میں جا سکتی ہیں۔ دگنے ہو جائیں گے۔ اور مسلمانوں کی تعداد رائے دہی کم ہو جائے گی۔ اس لئے کہ ان کی خواتین معاشرتی مراسم کی بناء پر اپنے ووٹ ریکارڈ نہیں کرا سکتیں"۔

وائیسرائے ہند کا شکریہ

یہ وہ چند مخصوص امور ہیں۔ جن میں گورنمنٹ ہند کے مراسلہ میں سائمن کمیشن کی رپورٹ کی نسبت مسلمانوں کے مطالبات کا ایک حد تک بہتر خیال رکھا گیا ہے۔ جس کے لئے ہز ایکسیلنسی لارڈ ارون وائسرائے ہند قابل شکریہ ہیں۔ اور چونکہ گورنمنٹ ہند مقامی واقفیت اور ذاتی تجربہ کی وجہ سے ایک کمیشن کے مقابلہ میں جو ایک نہایت ہی قلیل عرصہ میں ہندوستان کے بعض مقامات کا دورہ کر کے اور کچھ لوگوں کی زبانی باتیں سن کر چلا گیا۔ ہندوستان کے حالات بیان کرنے اور ان کے متعلق تجاویز پیش کرنے میں زیادہ بہتر حالت میں ہے۔ اس لئے اس کی سفارشات زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ اور گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندوں کو اپنے مطالبات پیش کرنے میں ان سے بہت کچھ مدد مل سکتی ہے۔

لدھیانہ میں ایک بم کیس کا فیصلہ

حال ہی میں ایک بم کیس کا فیصلہ لالہ منشی رام سشن جج لدھیانہ نے سنایا ہے۔ جس میں چار ہندو اور ایک مسلمان اس الزام میں ماخوذ تھے۔ کہ انہوں نے دو بم ایک اعلیٰ پولیس افسر پر اس کے گھر کی پچھلی طرف کے ایک درخت پر سے پھینکے جانے کے لئے تیار کئے تھے۔ خوش قسمت ہندوؤں میں سے ایک تو سرکاری گواہ بن کر صاف بچ گیا۔ اور تین کو فاضل سشن جج صاحب نے بری کر دیا۔ باقی جو ایک مسلمان رہ گیا تھا۔ اسے ۱۴ سال قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

یہ تو صاف بات ہے۔ کہ موجودہ حالات میں بم تیار کرنا۔ اور پھر اس کے استعمال کے لئے سازش کرنا کسی ایک آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ اس شرارت اور منصوبہ میں کئی آدمیوں کا ہاتھ ہونا لازمی ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ پولیس نے اس الزام میں جن لوگوں کو گرفتار کیا۔ ان کے متعلق سرکاری گواہ نے ایسی واقفیت بہم نہ پہنچائی۔ جس کی وجہ سے وہ قابل سزا سمجھے جا سکتے۔ یا پھر یہ کہ ان کا اس سازش میں کوئی دخل نہ تھا۔ انہیں بلاقصور گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اصل مجرم کوئی اور تھے۔ ان دونو صورتوں میں سرکاری گواہ کو معافی دینے کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ اس کا فرض تھا۔ کہ اس سازش میں جتنے لوگ شریک تھے۔ ان کے متعلق صحیح صحیح حالات پیش کرتا۔ لیکن عجیب بات ہے۔ ایک طرف تو اس شخص کو اس لئے رہا کر دیا گیا۔ کہ وہ سرکاری گواہ تھا۔ اور دوسری طرف ان لوگوں کا اس سے پتہ نہ لیا گیا۔ جو بم سازی اور بم بازی کے مجرم تھے۔ جنہیں پولیس نے گرفتار کیا تھا۔ انہیں تو جرم ثابت نہ ہونے کی وجہ سے رہا کر دیا تھا۔ اور سارا نزلہ صرف ایک مسلمان پر گر گیا۔

لیکن اگر اس سازش میں ہندوؤں نے اس ہوشیاری اور چالاکی سے اپنا دخل رکھا۔ کہ وقت پڑے پر ہر ایک نے اپنے بچاؤ کی راہ اختیار کر لی۔ تو اس سے جہاں ان کی خود حفاظتی کے متعلق احتیاط کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں گرفتار شدہ مسلمان کی سادہ لوحی کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

اس سادہ لوحی کا انجام نہایت ہی عبرتناک اور سبق آموز ہے۔ جسے ان مسلمانوں کو خاص طور پر پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ جو ہندوؤں کے جال میں پھنس کر اور ان کی باتوں پر اعتماد کر کے اپنے آپ کو خطرات میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ ہندو ہندو ہی ہے۔ خواہ آزادی اور حریت کے کتنے دعوے کرے۔ اور اپنی بہادری اور شجاعت کی کتنی ڈینگیں مارے۔ خطرہ میں مبتلا ہو کر اس کا سارا ہندو پن ظاہر ہو جاتا ہے۔

گورنمنٹ ہند کے مراسلہ کے متعلق برطانوی ہند کے نمائندوں کی رائے

اگرچہ وہ لوگ جنہوں نے گورنمنٹ کی ہر بات کی مخالفت کرنا اپنا فرض قرار دے رکھا ہے۔ گورنمنٹ ہند کے مراسلہ کے متعلق بھی مخالفانہ رائے کا اظہار کر رہے ہیں اور اسے اہل ہند کے مطالبات کے خلاف قرار دے رہے ہیں۔ لیکن معقول پسند اصحاب اس کی عمدگی اور خاص کر سائمن رپورٹ سے بہتر ہونے کا اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ گول میز کانفرنس میں برطانوی ہند کے نمائندوں کی اس کے متعلق جو رائے بذریعہ تار لنڈن سے پہنچی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ

"سائمن رپورٹ اور حکومت ہند کے مراسلہ میں بہت فرق ہے۔ مراسلہ ہندوستانی خواہشات سے قدرے ہمدردانہ ہے۔ یہ مراسلہ سائمن رپورٹ سے پیش قدمی کر گیا ہے۔ خاص کر اس ضمن میں کہ اس میں ہندوستان کی قومی بیداری کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اور درجہ نوآبادیات کا راستہ بتانے کے لئے خواہش ظاہر کی گئی ہے"۔ فی الواقعہ گورنمنٹ ہند کا مراسلہ سائمن رپورٹ کی نسبت بہتر ہے۔ اور اس میں اہل ہند کی خواہشات کا بہت کچھ لحاظ رکھا گیا ہے۔ اب ہندوستان کے نمائندوں کا کام ہے۔ کہ اس سے جہاں تک ممکن ہو۔ فائدہ اٹھائیں۔

حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

۱- سامری کے فتنہ میں مبتلا ہونے والوں سے جب جواب طلب کیا گیا۔ تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو جواب دیا۔ قالوا ما اخلفنا موعدک بملکنا ولکنا حملنا اوزارا من زینۃ القوم فقذفنٰھا فکذٰلک القی السامری ﴿پ ۱۶﴾ کہا انہوں۔ ہم نے تمہارے وعدہ کے خلاف نہیں کیا۔ اپنے اختیار سے۔ بلکہ ہم پر قوم کے زیوروں کا بوجھ لادا گیا۔ پس پھینک دیا ہم نے اس کو تو اسی طرح ڈالا سامری نے۔

اس واقعہ میں خدا تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر جس بات کی طرف اشارہ فرمایا۔ وہ بات آج بعض مسلمانوں کے ہاتھوں سے اس طرح پوری ہو رہی ہے۔ کہ جب اُن سے پوچھا جائے۔ کہ ملک میں بد امنی کی آگ بھڑکانے کے لئے کیوں تم گوسالہ پرستوں کے ساتھ مل گئے۔ تو کہتے ہیں۔ انگریزوں کی زیب و زینت کا بوجھ ان پر ڈالا گیا ہے۔ یعنی اُن کے مال و دولت سے انگریز اپنی عیش و عشرت کے سامان تیار کرتے ہیں۔ اور گھر میں بیٹھے مزے اُڑا رہے ہیں۔ اس لئے ہم ہندوؤں کے ساتھ مل کر زینۃ القوم یعنی انگریزوں کے بنائے ہوئے پارچات کو آگ میں ڈال رہے ہیں تاکہ [illegible] کامل آزادی ہو۔ سو ایسے مسلمانوں کو معلوم ہو۔ کہ بموجب حکم۔ کذٰلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم ﴿پ ۱﴾ وہ نہ صرف قول میں اُن لوگوں سے پوری مشابہت رکھتے ہیں۔ جنہوں نے بچھڑے کو اپنا معبود سمجھا۔ بلکہ فعل میں بھی ان سے ملتے جلتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے سامری کے کہنے پر زینۃ القوم کو آگ میں ڈالا۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی گائے پرستوں کے کہنے سے زینۃ القوم کو آگ میں ڈال کر ثابت کر دیا۔ کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کی نسبت اس قصہ میں پیشگوئی کی گئی۔ چونکہ اس زمانہ کے بعض مسلمانوں نے گوسالہ پرستوں کے فتنہ میں پڑ کر کپڑوں کو آگ میں جلانا تھا۔ اس لئے اس قصہ میں زینت کا لفظ آیا ہے۔ زینت بمعنے ثیاب قرآن شریف سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ اس کی تفسیر میں لکھا ہے۔ اے ثیابکم لمواراۃ عورتکم (مجمع البحار)

اسی واقعہ کے ذکر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ افلا یرون الا یرجع الیھم قولا۔ پس کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ وہ ان کی بات کا جواب نہیں دیتا۔ اس میں اشارتاً سمجھایا گیا ہے کہ جن گوسالہ پرستوں کے پیچھے مسلمانوں سے کچھ لوگ اپنے دین و ایمان کو چھوڑ دینگے۔ وہ ایسے مسلمانوں کو جواب تک نہ دینگے۔ یعنی اپنے معاملات میں اُن سے بات چیت کرنا پسند نہ کرینگے۔ چنانچہ افلا یرون کے مطابق آج ایسے لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ "کتنے احمق ہیں۔ وہ مسلمان جو اس بے اعتمادی اور تذلیل کے باوجود بھی کانگریس کی ہوا خواہی کا دم بھرتے ہیں۔"

۲- سورہ لقمان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ۔ میانہ روی اختیار کر اپنے حال میں اور اپنی آواز نرم کر بلاشبہ بہت ناپسندیدہ آوازوں میں سے گدھے کی آواز ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مسخر کیا ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے اور تمہارے لئے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کو پورا کیا۔

حضرت لقمان علیہ السلام کے واقعہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کا ذکر فرمانا بتا رہا ہے۔ کہ اس امت میں ایک لقمان ہوگا۔ جس کے زمانے میں کیا جسمانی اور کیا روحانی ہر قسم کی نعمتیں اور برکتیں پائی جائیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائیگا۔ اور زمین طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی۔ جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہونگی اسی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ کہ ہزارہا نئی ایجادوں نے کیسی زمین میں برکتیں اور آرام پھیلا دیئے ہیں۔ کیونکہ ریل کے ذریعہ سے مشرق اور مغرب کے میوے ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ اور تار کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں کی خبریں پہونچ جاتی ہیں۔ اور سفر کی وہ تمام مصیبتیں یکدفعہ دور ہو گئیں۔ جو پہلے زمانوں میں تھیں.....

پس چونکہ مسیح اور مہدی کا زمانہ زمان البرکات تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا۔ بارکنا حولہ۔ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے اردگرد جہاں نظر ڈالو گے۔ ہر طرف سے برکتیں نظر آئینگی چنانچہ تم دیکھتے ہو۔ کہ زمین کیسی آباد ہو گئی۔ باغ کیسے بکثرت ہو گئے نہریں کیسی بکثرت جاری ہو گئیں"

اب سوچنا چاہئے۔ کہ لصوت الحمیر کا ان نعمتوں کے ساتھ کیوں ذکر فرمایا۔ سو واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں نے دونو نعمتوں آسمانی (نزول مسیح موعود) اور زمینی کے خلاف چونکہ شور و غوغا برپا کرنا تھا۔ ایک کمثل الحمار کا مصداق گروہ جس کی نسبت حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"انا للیث لا اخشی الحمیر وصوتھم۔ وکیف ھم صیدی وللصید ازغرد"

دوسرا زمینی نعمتوں کا بائیکاٹ کرنے والا گروہ جس کا خروج مسیح موعود کے خلف الرشید کے عہد میں ہونا تھا۔ اس لئے خدائے علیم و خبیر نے لقمان علیہ السلام کے واقعہ میں اس زمانہ کے واقعات پیشگوئی کے طور پر بیان فرمائے۔ تاکہ قرآن شریف کے بطن میں غور کرنے والے مسلمان۔ عیسیٰ نبی اللہ اور اس کے جانشین بیٹے کو قبول کر کے ان فتنوں سے بچیں۔ جو آج کل شہروں اور بازاروں میں انکر الاصوات کے رنگ میں پائے جاتے ہیں۔" دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں کے درمیان عدالت جاری کرائیگا۔ وہ نہ چلائیگا...... اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سنائیگا...... بحری ممالک اس کی شریعت کی راہ تکیں" (یسعیاہ باب ۴۲) پس ایسے زمانہ میں جبکہ چلانے اور بازاروں میں آواز سنانے والے پیدا ہو گئے ہیں۔ لوگوں کو چاہئے۔ کہ خدا کے اس برگزیدہ رسول کی طرف رجوع کریں۔ جس کے حق میں آیا ہے۔ یملأ الارض قسطا وعدلا اور دنیا میں امن اور صلح کو قائم کرنے کے لئے اس کے موجودہ جانشین کے نیک مشوروں پر کاربند ہوں۔ جو لقمان علیہ السلام کی نصیحت کے مطابق حکام اور رعایا کو میانہ روی کا راستہ بتانے والا ہے۔

(۳)

صحیح مسلم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیگا۔ جو ہر مومن کی روح کو قبض کریگی۔ فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا۔ فیتمثل لھم الشیطان فیقول الا تستجیبون۔ فیقولون فما تامرنا فیامرھم بعبادۃ الاوثان وھم فی ذالک دار رزقھم حسن عیشھم الخ۔ پس باقی رہینگے بدترین لوگ سبک پرندوں اور بھاری بھرکم درندوں کے بیچ۔ وہ نہ نیک بات کو جانینگے اور نہ نامشروع سے انکار کرینگے۔ پس اُن کے پاس شیطان صورت پکڑ کر آئے گا۔ اور اُن کو کہیگا۔ کیا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے۔ تو کیا حکم دیتا ہے۔ پس وہ اُن کو حکم دیگا بُت پوجنے کا۔ اس حالت بدمیں انہیں بکثرت رزق حاصل ہوگا۔ اور اُن کی معیشت اچھی ہوگی۔

علاوہ ان معنوں کے جو شراح حدیث نے ظاہر الفاظ کی بنا پر لکھے ہیں۔ اس حدیث شریف میں حالات حاضرہ کی پیشگوئیاں بھی پائی جاتی ہیں

(الف) ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام۔

شام یعنی مسیح موعود علیہ السلام کے مقام سے ایک ہوا یعنی تعلیم دُنیا میں پھیلے گی۔ جس کے اثر سے ہر مومن کی بے جا خواہشوں پر موت طاری ہو جائیگی۔ اس تعلیم کو قبول کرنے والا کسی فتنہ و فساد میں شریک نہ ہوگا۔ اس ہوا کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ یہاں ریحًا باردۃ آیا ہے۔ یعنی ٹھنڈی ہوا۔ دوسری روایت میں ہے۔ الین من الحریر۔ ریشم سے زیادہ نرم۔ تیسری روایت میں ہے ریحًا طیبۃ فتاخذ تحت اباطھم (ابن ماجہ) پاکیزہ ہوا جو بغلوں کے

نیچے یعنی دلوں میں اپنا اثر ڈالیگی۔ چوتھی روایت میں ہے۔ یبعث اللہ ریحًا یمانیہ...... یکشف ماجھم بعد ثلاث (رجج الکرامہ) یعنی ریح یمانیہ یاجوج ماجوج کی گندگی کو تین دن کے بعد دُور کردیگی۔ اس میں اس ہوا کے چلنے کا زمانہ بتادیا گیا۔ کہ جب ہزار پر تین صدیاں گذرینگی۔ یعنی چودھویں صدی ہجری میں خدا تعالےٰ اس ہوا کو بھیجے گا۔ بظاہر حدیث من قبل الشام اور حدیث ان اللہ یبعث ریحا من الیمن الین من الحریر میں اختلاف نظر آتا ہے۔ ایک میں شام دوسری میں یمن کا ذکر ہے۔ لیکن دراصل کوئی اختلاف نہیں پیشگوئیوں میں مسیح موعود کے مقام کو کئی ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ البتہ ان لوگوں کے لئے اس اختلاف کا دور کرنا مشکل ہے۔ جو شام سے خاص شام کا ملک مراد لیتے ہیں۔ جس طرح جنگ احزاب کے موقعہ پر خدا تعالیٰ نے (فارسلنا علیہم ریحًا) ہوا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی۔ اسی طرح مشرق کے ملک سے بموجب حکم نصرت بالصبا ہوگی۔ ایسے وقت میں جبکہ کیا اعلےٰ اور کیا ادنےٰ سب قوموں نے مل کر اسلام کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے (اذ جاؤکم من فوقکم ومن اسفل منکم) اس ہوا کا چلنا اسلام کی فتح اور نصرت کی نشانی ہے۔ اس کے زمانے میں دو قسم کی موتیں ظاہر ہونگی۔ جن سے آخر اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ محاصل الکلام ان المسیح الموعود یعنی الناس من الوجود الی العدم...... اما بالاماتۃ الجسمانیۃ بانواع الاسباب من الحوادث السماویۃ والارضیۃ واما بالاماتۃ النفس الامارۃ والموت الذی یرد علی اھل النشاۃ الثانیۃ باخراج بقایا الغیریۃ دغیاھل النفسانیۃ وتکمیل مراتب المحبوبۃ۔

اس ہوا کے ساتھ ایک اور نشان کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جو آج کل پورا ہو رہا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ انگور کا درخت جو بہت پانیوں کے کنارے جید کھیت میں لگایا گیا تھا۔ کیا جب پوربی ہوا اس پر لگے گی۔ سوکھ نہ جائیگا۔ (حزقی ایل باب ۱۷) اس پوربی ہوا کی طرف توجہ دلانے کے لئے آئے دن نئے نئے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ پانیوں کے کنارے یعنی امریکہ کے کھیت میں جنگ عظیم کی گرمی نے اس کی جڑیں خشک کردیں۔ اب یورپ میں پکٹنگ کی آگ اس کے جلانے کے درپے ہے۔ بقول مغربین انگور نے آدم کو تکالیف میں ڈالا۔ اس آدم نے انگور کو خشک کر کے آدم کا بدلہ لیا۔ صلیب نے مسیح کو زخم پہونچائے۔ اس مسیح نے آکر صلیب کو توڑ ڈالا۔

(ب) فی خفۃ الطیر واحلام السباع۔ میں ان لوگوں کا جو مسیح موعود کی تعلیم کو قبول نہ کرینگے۔ ایک نشان بتایا۔ کہ جب وہ اپنی شرارت کی وجہ سے پکڑے جائینگے۔ تو کہیں پرندوں اور کہیں درندوں کا نمونہ دکھائینگے۔ چنانچہ آجکل سول نافرمانی کرنے والے بعض جگہ تو عدم تشدد کے پابند ہوکر اپنے آپ کو بلا مقابلہ پولیس کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ اور بعض جگہ سختی اور تشدد سے کام لیکر درندوں سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ پس طیر اور سباع میں عدم تشدد اور تشدد کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

(ج) فیتمثل لہم الشیطان۔ یعنی شیطان ایک لیڈر کی شکل میں ظاہر ہوکر لوگوں کو فتنہ میں ڈالیگا۔

(ح) فیامرھم بعبادۃ الاوثان سے ظاہر ہے۔ کہ وہ لیڈر بُت پرستوں سے ہوگا۔

(د) فیقول الا تستحیون۔ یہ کلمہ ہم نے کئی بت پرستوں کی زبان سے سُنا۔ ناواقف مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کہتے ہیں۔ مسلمانو! تمہارے ساتھ حکومت نے یہ کیا وہ کیا۔ پھر تم کیوں شرم نہیں کرتے۔ اس کے علاوہ ان کے جلسوں میں اگر کسی کے منہ سے کوئی کلمہ ان کے خلاف نکل جائے۔ تو پھر ہر طرف سے شیم شیم کے نعرے سُنائی دیتے ہیں۔ جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا یہ ایک زبردست ثبوت ہے۔ کس زمانہ میں آپ نے یہ خبر دی۔ کہ مسلمانوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لئے بُت پرستوں کے منہ سے ایسا کلمہ نکلے گا۔ جو آج ہم اپنے کانوں سے سُن رہے ہیں۔

(و) دار رزقہم۔ رزق روزی بھی ان کے پاس عام ہے۔ جس کے زور پر ہندو قوم نے ملک میں دور دور تک بدامنی پھیلا رکھی ہے۔ سچ فرمایا اللہ تعالےٰ نے۔ ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض۔ اللہ تعالیٰ ملک کو ان کے فتنہ اور شر سے نجات بخشے۔

(کرم داد۔ دولمیال)

اڑیسہ میں ایک احمدی پر ظلم

اڑیسہ میں سونگھڑہ وہ مقام ہے۔ جہاں آج سے قریباً ۱۲-۱۳ سال قبل غیر احمدیوں نے غریب احمدیوں پر وہ مظالم ڈھائے۔ کہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں جب احمدیت کے دامن سے وابستہ ہونگی۔ تو ان لوگوں کی حرکات پر سخت ندامت محسوس کرینگی۔ انہوں نے زندوں سے جو کچھ کیا۔ وہ تو علیحدہ ہے۔ لیکن ایک مردہ احمدی خاتون کی نعش قبر سے نکال کر سخت درندگی کا ثبوت دیا ہے۔ حال میں یہاں کی ایک بستی سیمل پارہ میں جب ایک شخص پر احمدیت کی صداقت ظاہر ہوگئی۔ تو اس نے بیعت کے لئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں خط لکھدیا۔ غیر احمدیوں نے اسے ارتداد کے لئے مجبور کیا۔ لیکن اس کے ثابت قدم رہنے پر اسے بہت بری طرح مضروب کیا گیا۔ چونکہ معاملہ پولیس کے ہاتھ میں ہے۔ اور زیر تحقیقات ہے۔ اس لئے اس پر رائے زنی کرنا مناسب نہیں۔ لیکن احباب و بزرگان سلسلہ وسیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درد بھرے دل سے التجا ہے۔ کہ خاص طور پر دعا فرماویں۔...

رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ

۱۵ اکتوبر لغایت ۱۵ نومبر

نقل و حرکت مبلغین

اس عنوان کے ماتحت جو رپورٹ دی جاتی ہے۔ اس میں عام طور پر یہ دکھایا جاتا ہے۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مبلغین نے کن مقامات کا دورہ کیا۔ اور اُس سے کیا فوائد مرتب ہوئے۔ مبلغین کا کام اتنا وسیع ہے۔ کہ اُس کی تفصیلات کو ایسی مختصر رپورٹوں میں دکھانا سخت مشکل ہے۔ بسا اوقات مبلغین کو بعض مقامات پر دو دو تین تین مرتبہ ضروریات کے ماتحت جانا پڑتا ہے۔ اور بسا اوقات بعض مقامات پر کئی کئی دن قیام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے عنوان مندرجہ بالا کے ماتحت اگر کسی مبلغ کے دورہ میں صرف دو چار مقامات دکھلائے جائیں۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ گویا اس نے اس مختصر دورہ کو دو چار دن یا ایک ہفتہ میں ختم کر لیا۔ اور باقی ایام وہ کام سے فارغ رہا۔ بلکہ ایسے مختصر دورہ سے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ کام اتنا وسیع تھا۔ کہ وہ مبلغ اس کام کو ادھورا چھوڑ کر اپنے دورہ کو وسعت نہیں دے سکتا تھا۔ یا کام کی نوعیت اس قسم کی تھی۔ کہ جب تک وہ ختم نہ پا جاتا۔ وہ اپنے دورہ میں زیادہ مقامات کو نہیں لے سکتا تھا۔ اس ضروری تمہید کے بعد ۱۵ اکتوبر سے ۱۵ نومبر تک مبلغین کی نقل و حرکت کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

مبلغین پنجاب

(۱) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ۴ اکتوبر تک سیالکوٹ میں قیام کیا۔ اس عرصہ قیام میں آپ اپنی تقریروں۔ درس قرآن کریم اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ جماعت کی اصلاح میں شب و روز مصروف رہے۔ جماعت کے اندر جو جمود کی حالت غالب آرہی تھی۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور مولوی صاحب کی مساعی سے دُور ہو چکی ہے۔ اور جماعت میں زندگی کی ایک تازہ روح پھونکی گئی ہے۔ خدا کرے کہ جماعت اس روح کو اپنے اندر قائم رکھے۔ اور دوسروں کو اپنے اندر اسی روح سے جذب کرنے کی کوشش کرے۔ ۴ اکتوبر کے بعد آپ نے فیروزپور۔ امرتسر۔ اور پٹھانکوٹ کا دورہ کیا۔ اور اب ۱۱ نومبر سے ڈیڑھ ہفتہ کے لئے رخصت پر ہیں۔

(۲) مولوی غلام احمد صاحب نے نارووال۔ چونڈہ۔ ٹھروہ۔ کلاس والا۔ سمبڑیال۔ تلونڈی۔ نوشہرہ۔ طوسے والی۔ مالوکے ننگل۔ پسرور۔ قلعہ سوبھا سنگھ۔ بہلولپور۔ بوہلا نہارال ضلع سیالکوٹ اور کرنال کا دورہ کیا۔ چونکہ دیہاتی جماعتوں کو ان دنوں میں اپنے زمینداره کاروبار میں سخت انہماک ہوتا ہے۔ اس لئے ہر جگہ تقریریں

کا انتظام نہیں ہو سکا۔ تاہم بعض مقامات پر آپ کی تقریروں سے احمدیوں اور غیر احمدیوں نے فائدہ اُٹھایا۔

(۳) مولوی عبد الغفور صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں چھاونواں تاندلیانوالہ۔ بھرنہ۔ چک ۵۶۵ ۔ چک ۵۶۲ ۔ چک ۵۶۳ ۔ چک ۵۶۴ کا دورہ کیا۔ تاندلیانوالہ میں غیر احمدی اصحاب نے آپ کی تقریر سے متاثر ہو کر خطبہ جمعہ پڑھنے کے لئے آپ سے اصرار کیا۔ جس میں آپ نے اتحاد کی حقیقی روح اور اقتصادی ترقی کرنے کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی۔ اس دورہ کے بعد آپ بمعیت مکرمی زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لائلپور۔ گوجرہ۔ ملتان۔ مظفرگڑھ کا دورہ کرتے ہوئے نظارت دعوۃ وتبلیغ کی زیر ہدایت ڈیرہ غازی خان پہونچے۔ جہاں آپ ابھی اس علاقہ کے معروف مقامات کا دورہ کرنے کے لئے پروگرام تجویز کر رہے تھے۔ کہ اپنی اہلیہ کی شدید علالت کی خبر پاکر انہیں چند یوم کے لئے واپس آنے کی اجازت دی گئی۔ اور ۱۴ نومبر کو یہاں پہونچ گئے۔ رخصت ختم ہونے کے بعد انشاءاللہ انہیں اسی علاقہ میں واپس بھیجا جائیگا۔ احباب تسلی رکھیں۔ ضلع کی مرکزی انجمن کو چاہئیے۔ کہ مولوی صاحب کی واپسی تک جن معروف مقامات کا دورہ کرنا مدنظر ہے۔ اُن کا پروگرام مرتب کر چھوڑے۔ تاکہ وقت ضایع نہ ہو۔ اور واپسی پر فوراً کام شروع ہو جائے۔

(۴) مولوی محمد حسین صاحب نے عرصہ زیر رپورٹ میں چھچھرولی۔ خانپور۔ کھرڑ۔ کورالی۔ بھاٹورہ۔ انبالہ (ضلع انبالہ) اور پھولپور کلانور۔ (ضلع رہتک) کا دورہ کیا۔ قصبہ کورالی میں ایک گیانی صاحب اور ایک پنڈت صاحب سے آپ کا دلچسپ مناظرہ ہوا۔ جس میں سکھوں اور ہندوؤں نے بھی اپنے مناظروں کے دلائل کی کمزوری کو محسوس کیا۔ پھولپور ضلع رہتک میں اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے آپ کے ذریعہ سے ۱۲ غیر احمدی اصحاب جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ داخل سلسلہ ہوئے۔ اور اس طرح وہاں ایک نئی جماعت آپ کے ہاتھوں سے قائم ہوگئی ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے استقامت بخشے۔ رہتک کے معززین اور رؤسا کو بھی آپ نے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام احمد پہونچایا۔ انبالہ شہر کے بعض محلوں میں تقریروں کے علاوہ مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری سے مناظرہ بھی ہوا۔ جس میں حاضرین نے احمدی مناظر کے دلائل کی قوت وبرتری کو محسوس کیا۔ اور جس کے اثر سے معقول پسند اصحاب تلاش حق میں معروف ہو گئے ہیں۔ یہ بھی توقع ہے کہ عنقریب وہاں ایک اور مناظرہ ہو۔ چنانچہ اس بارہ میں جماعت احمدیہ انبالہ کی طرف سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

(۵) مولوی اللہ دتا صاحب کتاب "عشرہ کاملہ" کے جواب کی تکمیل میں مصروف رہے۔ ضرورتاً انہیں بعض مناظروں کے لئے باہر بھی بھیجا گیا۔ جن کی تفصیل اپنے مقام پر آئیگی۔ (۶) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۱۰ نومبر تک رخصت پر رہے۔ ۱۰ نومبر کو پٹھانکوٹ بھیجے گئے۔ ۱۱ نومبر کو واپس آکر اپنے ایک عزیز کی وفات کی وجہ سے علاقہ سرگودھا کو روانہ ہوئے چونکہ علاقہ میں دو تین مقامات پر سلسلہ کا کام بھی ہے۔ اس لئے آپ ۲۲۔۲۳ نومبر کو واپس آکر اس کے بعد اپنے حلقہ تبلیغ میں جائینگے۔

مبلغین سرحد

(۱) مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر اپنے حلقہ تبلیغ میں مصروف کار ہیں۔ بعض مقامات کی احمدیہ جماعتیں آپ کے متواتر دوروں سے بیدار ہو رہی ہیں۔ اور انہیں درس وتدریس کا سلسلہ جاری ہو گیا ہے۔ چندوں میں بھی باقاعدگی پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مولوی صاحب کو علاقہ ریاست پونچھ وجموں کا دورہ کرنے کے لئے ہدایات جا چکی ہیں۔ اور وہ جلد ان دونوں علاقوں کا دورہ بھی کریں گے۔

(۲) مولوی چراغ الدین صاحب نوشہرہ ومردان میں تاحال کام کر رہے ہیں۔ مجھے افسوس سے اعلان کرنا پڑا ہے۔ کہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد نے تاحال اُن کے دورہ کا پروگرام تجویز نہیں کیا۔ اس لئے میں نے سرحد کی جماعتوں کی فہرست بھیج کر لکھدیا ہے۔ کہ وہ اپنا پروگرام خود مرتب کر کے دورہ شروع کر دیں۔ پراونشل انجمن احمدیہ سرحد کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ اس وقت تین مبلغ صوبہ سرحد میں کام کر رہے ہیں۔ (۱) مولوی چراغ الدین صاحب (۲) مولوی عبد الاحد صاحب مقیم بالاکوٹ ضلع ہزارہ اور (۳) صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب آف ٹوپی۔ پراونشل انجمن احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ ان ہر سہ مبلغوں سے کام لے۔ اور ان کے کام میں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہونچانے کی طرف توجہ کرے۔

مبلغین یو۔پی

(۱) مولوی جلال الدین صاحب نے ۱۴ نومبر تک دھوبیا بھوگاؤں۔ مین پوری۔ گوردھنہ۔ کھیڑی کا نگلہ۔ مدن۔ جراری باغ کا نگلہ۔ کا دورہ کیا۔ اس دورہ میں آپ کے زیر تبلیغ خصوصیت سے بنجارہ قوم کے افراد رہے۔ (۲) مبلغین ساندھن۔ ساندھن اور مضافات میں تبلیغ میں مصروف رہے۔ ساندھن اور صالح نگر کی احمدیہ جماعتیں مولوی عبد الحی صاحب عارف اور مولوی افضال احمد صاحب کی زیر نگرانی خوشکن ترقی کر رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان میں احمدیت کی حقیقی روح پائی جاتی ہے۔ اور اپنی استعداد کے مطابق اپنے بھائی بندوں میں تبلیغ احمدیت کر رہی ہیں۔ (۳) مولوی ظہور حسین صاحب کی طرف سے ۲۹ اکتوبر کے بعد اب تک کوئی رپورٹ نہیں پہونچی۔ اس سے پہلے انہوں نے نینی تال۔ بھوالی۔ ہلدوانی۔ بریلی۔ شاہجہانپور۔ لکھنؤ کا دورہ کیا۔ مولوی صاحب کی رپورٹوں سے یہ بات پہلے بھی واضح ہوتی رہی ہے۔ کہ اُن کی تقریروں کا انتظام بہت کم کیا جاتا ہے۔ لیکن اب تو انہوں نے خود بھی اس امر کی شکایت کی ہے۔ کہ سوائے بریلی کے جہاں چار تقریریں آپ کی ہوئیں۔ اور کسی جماعت نے تقریروں کا انتظام نہیں کیا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ یو۔پی کی جماعتیں آئندہ اس شکایت کو پورے طور پر رفع کر دیں گی۔ جب تک۔ اُن کے پاس کوئی مبلغ نہ تھا۔ اس وقت تک انہیں مرکز سے شکایت تھی۔ اور جبکہ ڈیڑھ سال سے انہیں ایک مبلغ دیا گیا ہے تو اب اُس سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اُٹھایا جاتا۔ یو۔پی کے ایک احمدی دوست نے ایک اور مبلغ دیئے جانے کی درخواست کی ہے لیکن جب ایک سے ہی پوری طرح کام نہیں لیا جاتا۔ تو دوسرے کے لئے کام کا میدان کہاں ہوگا۔ پراونشل انجمن احمدیہ اپنے اجلاس منعقدہ ۲۹۔۳۰ نومبر میں اس بات کا فیصلہ کرے۔ کہ ہر ایک جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وہ مبلغ کے پرائیویٹ اور پبلک لیکچروں کا مناسب انتظام کرے۔ ورنہ اگر یہی حالت رہی۔ تو مجبوراً مجھے مبلغ کو کسی دوسرے علاقہ میں تبدیل کرنا پڑیگا۔ جہاں اُس سے کچھ کام لیا جائے۔

مبلغین سندھ

(۱) میر مرید احمد صاحب نے راہوجا۔ خیرپور۔ جنوجی۔ بفارہ دارا داہن۔ کوٹھ پیر پگاڑہ۔ کا دورہ کیا۔ اس تبلیغی دورہ میں آپ نے خصوصیت سے غیر احمدی معززین اور رؤسا کو مدنظر رکھا۔ بعض معززین نے آپ کی تحریک پر مطالعہ کے لئے بک ڈپو سے کتب سلسلہ طلب کی ہیں۔ اور بعض اصحاب جلسہ سالانہ پر آنے کو تیار ہیں۔ (۲) مولوی محمد مبارک صاحب اپنے بھائی کی شدید علالت کی وجہ سے ۲۰ اکتوبر سے آخر نومبر تک رخصت پر ہیں۔

مبلغ بنگال

مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے بالسو دیو۔ تا مارکاندھی۔ تیرگانی۔ پیر پکشتاہ۔ شوہاگی۔ ڈھاکہ سنبھوپورہ۔ چٹاگانگ نمازبڑیہ۔ کلکتہ۔ کا دورہ کیا۔ تیرگانی میں آپ کی تقریر میں ہندو بھی شامل تھے۔ جن میں بعض نے آپ کی تقریر کے بعد علی الاعلان بیان کیا۔ کہ اگر اسلام اسی کا نام ہے۔ جو بیان کیا گیا ہے۔ تو مسلمان ہونا فخر کی بات ہے۔ یہاں ایک خاندان کے چار شخص داخل سلسلہ ہوئے۔

تقرر وتبادلہ

(۱) مولوی مصباح الدین صاحب دعوۃ وتبلیغ سے جامعہ احمدیہ میں منتقل ہوئے۔ اور ان کی جگہ مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل جامعہ احمدیہ سے دعوۃ وتبلیغ میں تبدیل ہوئے۔

(۲) علاقہ مالابار وسیلون کے لئے مولوی اے۔پی ابراہیم صاحب کی جگہ مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری ۱۵ اکتوبر سے مبلغ مقرر ہوئے۔

(۳) یکم نومبر سے ملک محمد الطاف خاں صاحب افغان مہاجر کو صوبہ سرحد کے لئے مبلغ مقرر کیا گیا۔ ملک صاحب کی

خدمات فی الحال عارضی اور امتحاناً ہونگی۔ اور جلسہ سالانہ تک انہیں اپنی بعض خانگی مجبوریوں کی وجہ سے قادیان کے قرب و جوار میں ہی کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جلسہ کے بعد انہیں انشاءاللہ العزیز صوبہ سرحد میں لگایا جائیگا۔ اور اس طرح وہاں چار مبلغ ہو جائیں گے ؛

تبلیغی جلسے اور مناظرے

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مقامات کے جلسوں اور مناظروں کے لئے لیکچرار اور مناظر بھیجے گئے۔

(۱) جلسہ احمدیہ چک ۵۶۵ ضلع لائل پور منعقدہ ۷ ر۸ ر اکتوبر۔ لیکچرار مولوی اللہ دتا صاحب۔ مولوی عبدالغفور صاحب و مولوی عبدالرحمٰن صاحب بوتالوی ؛

(۲) مناظرہ چک ۵۶۵ ضلع لائل پور منعقدہ ۸ ر ۹ ر اکتوبر فریق مخالف غیر مبایعین۔ احمدی مناظر جو جلسہ میں تھے ؛

(۳) جلسہ غیر احمدیوں کا۔ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ منعقدہ ۲۰ر اکتوبر۔ احمدی لیکچرار مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ؛

(۴) جلسہ احمدیہ پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور منعقدہ ۸ ر و ۹ ر نومبر۔ لیکچرار مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی عبدالرحمٰن صاحب بوتالوی ؛

(۵) مناظرہ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور۔ فریق مخالف شیعہ احمدی مناظر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی اللہ دتا صاحب ؛

(۶) مناظرہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ منعقدہ ۱۰ر ۱۱ر نومبر۔ فریق مخالف غیر احمدی۔ احمدی مناظر مولوی محمد یار صاحب عارف و مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ؛

(۷) مناظرہ انبالہ۔ منعقدہ ۱۰ر ۱۱ر نومبر۔ فریق مخالف غیر احمدی۔ احمدی مناظر مولوی محمد حسین صاحب ؛

(۸) مناظرہ بوبلاں جہاراں ضلع سیالکوٹ منعقدہ ۱۵ر نومبر فریق مخالف غیر مبایعین۔ احمدی مناظر مولوی محمد یار صاحب عارف۔ و مولوی غلام احمد صاحب مجاہد ؛

(۹) مناظرہ بٹالہ منعقدہ ۱۵ر نومبر۔ فریق مخالف غیر احمدی احمدی مناظر مولوی اللہ دتا صاحب ؛

(۱۰) مناظرہ للہ جھکے نیویں ضلع لاہور۔ فریق مخالف عیسائی احمدی مناظر مولوی اللہ دتا صاحب ؛

جیسا کہ بارہا اعلان کیا جا چکا ہے۔ ہم مناظروں سے سوائے اشد ضرورت کے قطعی نفرت کرتے ہیں کیونکہ فریق مخالف تہذیب۔ علم اور اخلاق سے بالکل کورا ہو کر مقابل پر آتا ہے۔ اور سوائے تمسخر اور استہزاء کے جو انبیاء کے مخالفوں کا ہمیشہ سے شیوہ چلا آیا ہے۔ اس کے پاس کوئی دلیل اپنے صدق دعویٰ پر نہیں ہوتی۔ لیکن باوجود مناظروں سے نفرت کے جب ہمیں میدان میں للکارا جاتا ہے۔ تو ہم انشاءاللہ پیٹھ نہیں دکھائینگے فریق مخالف ان مناظروں سے فتنہ و فساد کی آگ مشتعل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن انشاءاللہ وہ اس میں ناکامی دیکھے گا۔ اور دیکھتا رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی مقرر کردہ جماعت کے سپاہی اور اس کے مرسل و مامور کے ادنیٰ غلام ہر میدان میں اس پر مظفر و منصور ہونگے۔ اور دنیا جانتی اور دیکھتی ہے۔ کہ اس وقت تک وہ ہر ایک دشمن پر خواہ وہ کوئی بزعم خود "فاتح جرنیل" ہو۔ یا کہنہ "مشق" مناظر ہو۔ یا اس کا کوئی شاگرد رشید ہو۔ غالب آتے رہے ہیں۔ یہ کاتب تقدیر کا نوشتہ ہے۔ اور اسے کوئی ٹال نہیں سکتا۔ (باقی)

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

وصیت کی تکمیل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں "خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں:۔ "میرے نزدیک ہر وہ جائداد جس سے کسی کا گذارہ نہیں چلتا۔ اس کی اگر وصیت کرتا ہے تو وہ وصیت نہیں ہے۔ اسلئے میں نے کارکنوں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ اس قسم کی وصیتیں فضول ہیں"۔

اس ارشاد کی تعمیل میں میاں محمد حسن صاحب پنشنر محصل بیت المال جن کی سابقہ وصیت صرف جائداد کی ہے۔ وہ اب لکھتے ہیں۔ کہ مجھے جو کچھ پنشن ملتی ہے۔ ماہ اکتوبر ۱۹۳۰ء سے اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا اللہ تعالےٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور دوسرے موصی احباب کو بھی اپنی اپنی وصیت کی تکمیل کرنے کی توفیق بخشے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے متعلق انسپکٹر آف سکولز کی رائے

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا سالانہ معائنہ ۲۲ر ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو کیا گیا۔ عمارت صاف اور ستھری حالت میں ہے۔ سکول بلڈنگ کے پیچھے ایک خوبصورت باغیچہ لگایا گیا ہے۔ بورڈنگ ہوس میں ۵۸ بورڈر ہیں۔ انتظام عمدہ ہے۔ بورڈنگ ہوس میں ابھی خاصی گنجائش ہے۔ جسمانی ورزش کی طرف مناسب توجہ دی جا رہی ہے۔ سب کے لئے کھیل اور ڈرل سکول کے نقشہ انضباط اوقات کا باقاعدہ حصہ ہیں۔ سکول میں جیبنٹ سکاؤٹوں کا ایک دستہ بھی ہے۔ سکول کی تعلیمی حالت تسلی بخش ہے۔

بحیثیت مجموعی یہ ایک منتظم سکول ہے۔ اور اپنے نئے ہیڈ ماسٹر مولوی محمد الدین کی سرکردگی میں ترقی کے نمایاں آثار دکھا رہا ہے۔ جو کہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ایک زندہ اور گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ اب میری صرف ایک آرزو ہے۔ کہ اس سکول میں اس کی مرکزی حیثیت کے لحاظ سے کوئی خاص امتیازی نشان ہونا چاہیئے۔ تعلیمی پہلو میں عربی اور اردو میں اپنے آپ کو ممیز کرنا چاہیئے۔ اور اخلاقی لحاظ سے اس کا پایہ اعلیٰ درجے کے ہائی سکولوں سے بہت بلند ہو۔ ہیڈ ماسٹر اور اساتذہ کوشش کریں۔ کہ وہ اپنے طلباء کے قلوب میں سچ سے محبت کرنے کی روح پیدا کر دیں۔ اس قسم کے امتیازی نشانات کے پیدا ہو جانے سے سکول اپنے مربیوں اور طلباء ہر دو کے لئے خاص باعث فخر ہو سکتا ہے۔

(دستخط رخان بہادر شیخ) نور الٰہی صاحب ایم۔ اے انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن) ؛

اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ علاقہ یو۔ پی

قبل ازیں تمام جماعت ہائے یو۔ پی کو بذریعہ خطوط و اعلان الفضل اطلاع دی گئی ہے۔ کہ امسال پراونشل انجمن احمدیہ یو۔ پی کا افتتاحی جلسہ انشاءاللہ بروز ہفتہ اتوار مورخہ ۲۹ر ۳۰ر نومبر ۱۹۳۰ء بمقام لکھنؤ منعقد ہوگا۔ ذمہ وار احباب سے اس امر کی درخواست کی گئی تھی۔ کہ جلد سے جلد اپنے نمائندوں کا انتخاب کر کے ان کے اسمائے گرامی سے مطلع فرمائیں۔ جن جماعتوں نے اس طرف تاحال توجہ نہیں فرمائی۔ وہ فوری طور پر اپنی توجہ اس طرف مبذول فرمائیں۔ اور نہ صرف بواپسی ڈاک اپنے نمائندوں کے اسماء گرامی سے مطلع فرمائیں۔ بلکہ ان کو وقت پر پہنچنے کی تاکیدی ہدایت فرمائیں۔

پہلا اجلاس بروز ہفتہ بعد از دوپہر ۳ بجے شروع ہوگا۔ تاکہ جو احباب بنگال ایکسپریس پر آئیں۔ وہ بھی شرکت فرما سکیں۔

۴ جن احباب تک ہمارے خطوط کسی وجہ سے نہ پہنچے ہوں۔ وہ اس اعلان کے مطالعہ کے بعد تعمیل فرمائیں۔

یہ امر واضح رہے۔ کہ سب جماعتوں کے لئے اس میں شرکت ازبس ضروری ہے۔ تاکہ اپنے صوبہ میں بہتر سے بہتر طرز پر تبلیغی تنظیمی و تعلیمی نظام کو مضبوط کیا جا سکے۔

(خاکسار ظہور حسین مبلغ یو۔ پی معرفت چوہدری احمد جان۔ دفتر ڈی۔ اے۔ ڈی۔ او۔ ایس لکھنؤ)

ہندوستان بھر میں سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جلسوں کی روئدادیں جلد شایع کرنے اور اخبار کے محدود صفحات ہونے کی وجہ سے ایک نہایت مختصر خلاصہ شایع کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر مفصل رپورٹیں درج کی جائیں تو بمشکل کئی ہفتوں میں وہ ختم ہو سکیں۔ امید ہے۔ احباب اس مجبوری کو مد نظر رکھتے ہوئے معذور خیال فرمائیں گے:۔ (ایڈیٹر)

ملتان (جلسہ مستورات) مولوی علی محمد صاحب۔ شیخ مشتاق حسین صاحب اور مولوی عنایت اللہ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ نیز مستورات نے بھی تقریریں کیں۔ اور نظمیں پڑھی گئیں (خاکسار اقبال بیگم اہلیہ محمد اکبر خان صاحب)

شجاع آباد (ملتان) زیر صدارت خان محمد انور خان صاحب ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ مسلم لیکچراروں کے ڈاکٹر چھبیلداس صاحب پریذیڈنٹ آریہ سماج نے سیرت خیر البشر پر موثر تقریر کی۔

غازی پور (ملتان) کے جلسہ میں سید عبد المجید صاحب امام مسجد کی تقریر ہوئی۔

بستی مانک والی (ملتان) کے جلسہ میں رائے محمد علی صاحب نے تقریر کی۔

ڈیوانگڑھ (ملتان) علاوہ مسلم لیکچراروں کے گیانی تیر سنگھ صاحب نے دلچسپ تقریر کی۔

سکندر آباد (ملتان) حاجی عبد الکریم صاحب ہیڈ کلرک کی تقریر ہوئی:۔

قصبہ مڑل (ملتان) زیر صدارت قاضی حبیب اللہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ دیہات میں ۷۰۰ کی حاضری تھی۔ بڑا دلچسپ جلسہ ہوا۔ حاجی عبد الکریم صاحب نے بڑی موثر تقریر کی۔

کھوکھر (ملتان) ملک نصیر بخش صاحب رئیس اعظم کی صدارت میں حاجی عبد الکریم صاحب کی تقریر ہوئی:۔

دنیا پور (ملتان) کے جلسہ میں مولوی محمد علی صاحب اور منشی نواب خان صاحب نے تقریریں کیں:۔

قتالپور (ملتان) کے جلسہ میں چار تقریریں ہوئیں۔

کھروڑ پکا (ملتان) مولوی عبد اللطیف صاحب کی صدارت میں سجادہ نشین غلام دستگیر صاحب۔ حافظ محمد شریف صاحب مولوی معین الدین صاحب مولوی محمد زاہد صاحب اور لالہ نند لال صاحب نے تقریریں کیں۔

بستی باغپورانہ (ملتان) مولوی کریم بخش صاحب۔ منشی اللہ بخش صاحب۔ منشی فوج الدین صاحب۔ سلطان محمد صاحب نے تقریریں کیں۔

بوس شوکر (ملتان) کے جلسہ میں مولوی فتح محمد صاحب مولوی نور احمد صاحب اور سردار جگدیشور سنگھ صاحب کی تقریریں ہوئیں:۔

نواب پور شوکر (ملتان) عبد اللہ خان صاحب ٹھیکیدار کی صدارت میں تین لیکچر ہوئے:۔

گوگڑاں (ملتان) کے جلسہ میں مولوی عبد الحلیم و مولوی غلام احمد صاحبان نے تقریریں کیں:۔

بہادر والا (ملتان) زیر صدارت حاجی محمد حیات صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چار سو سامعین کو کھانا کھلایا گیا۔ جلسہ بہت کامیاب ہوا:۔

حسن پور (ملتان) کے جلسہ میں مسلم لیکچراروں کے علاوہ لالہ پیارے لال صاحب و پنڈت دیوان چند صاحب کی تقریریں ہوئیں

علی پور (ملتان) بصدارت چودھری غلام غوث صاحب چار مقررین نے تقریریں کیں:۔ (خاکسار فضل الرحمٰن)

بھیڈیاں (لاہور) شیخ محمد عثمان صاحب کی صدارت میں مولوی محمد اسحاق صاحب احمدی نے تقریر کی۔ پبلک پر اچھا اثر ہوا:۔ (قادر بخش)

جوہڑی والا (لاہور) سید قاسم شاہ صاحب اور مرزا چراغ بیگ صاحب نے تقریریں کیں۔ (سیکرٹری)

رتنے والہ (لاہور) مولوی محمد صدیق صاحب احمدی نے تقریر کی۔

الو آنہ (لاہور) مولوی قادر بخش صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب نے تقریریں کیں:۔ (محمد اسحاق)

پکلیے (لاہور) مولوی قادر بخش صاحب نے تقریر کی (محمد عمر)

باغبانپورہ (ضلع لاہور) چودھری کرم الٰہی صاحب نے سیرت خیر البشر پر تقریر کی (محمد عمر)

فیروزپور (جلسہ خواتین) بصدارت اہلیہ مولوی کمال الدین صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ چار۔ پانچ مستورات نے تقریریں کیں۔

لومڑی والا (فیروزپور) چودھری عمر الدین صاحب نے لوگوں کو جمع کرکے جلسہ کیا (سیکرٹری تبلیغ)

فاضلکا (فیروزپور) کے جلسہ میں قاری فتح محمد صاحب عربی مدرس نے تقریر کی۔ خاتمہ پر اتحاد بین المسلمین کیلئے دعا کی گئی (سیکرٹری)

پیر کی (فیروزپور) بابو محمد حسین صاحب نے تقریر کی (سیکرٹری)

مدھرسے (فیروزپور) مولوی محمد علی صاحب غیر احمدی نے خود اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور جلسہ کرکے تقریر کی۔ (سیکرٹری)

برج کلاں (لاہور) بصدارت مولوی فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں نظموں کے بعد مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فضل الدین صاحب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اور صدر صاحب نے تقریریں کیں:۔ (سیکرٹری)

رجی والا (فیروزپور) بابو محمد اسحاق صاحب نے تقریر کی:۔

مکتسر (ضلع فیروزپور) میں مولوی محمد حسین صاحب نے تقریر کی اور کچھ مضامین الفضل کے خاص نمبر سے پڑھکر بھی سنائے گئے۔ حاضری کافی تھی۔ مولوی ولی محمد صاحب سابق میونسپل کمشنر خاص شکریہ کے لایق ہیں۔

گورو ہر سہائے (فیروزپور) کے جلسہ میں بابو محمد یوسف صاحب نے تقریر کی۔ بابو فضل کریم و محمد یوسف صاحبان خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔

زیرہ (فیروزپور) کے جلسہ میں حکیم عبد العزیز صاحب اور میاں علی شیر صاحب نے تقریریں کیں:۔

شہر فیروزپور۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور پیر اکبر علی صاحب ممبر لیجسلیٹو نے تقریریں کیں:۔

دھرم کوٹ (فیروزپور) ۲۶ر اکتوبر ۱۹۳۰ء کو جلسہ ہوا:۔

موگا (فیروزپور) میں مولوی عبد اللطیف صاحب شبعہ اور منشی فیض محمد صاحب زیروی نے تقریریں کیں (سیکرٹری تبلیغ)

ڈلچیکی (فیروزپور) زیر انتظام چوہدری حاکم علی صاحب نمبردار جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے تقریر کی۔ سامعین نے ایسے جلسوں کو بہت پسند کیا۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ پھر بھی ہوا کریں:۔ (خاکسار بابو ضیاء الحق احمدی)

کھڈیاں (لاہور) بصدارت چودھری محمد عمر صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں علاوہ صدر صاحب کی تقریر کے مولوی نواب الدین صاحب اور چودھری دھنا رام صاحب نے بھی تقریریں کیں۔ چودھری دھنا رام صاحب کا مضمون "اسلام کے عالمگیر سوشل اصول" پر تھا (کرم الٰہی)

جوڑا سیالال (لاہور) زیر صدارت ڈاکٹر سید محمد شریف صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی محمد اسحاق صاحب اہلحدیث اور مولوی قادر بخش صاحب۔ مولوی نواب الدین صاحب۔ اور چودھری محمد عمر صاحب نے تقریریں کیں۔ (نور محمد سیالی)

کھیر پڑ (لاہور) بصدارت چودھری سردار محمد صاحب۔ مولوی محمد اسحاق صاحب اور مولوی قادر بخش صاحب نے تقریریں کیں:۔ (چودھری عبد الستار)

کمالیوالا (فیروزپور) مولوی احمد علی صاحب غیر احمدی نے تقریر کی

ٹوگی۔ میں زیر صدارت امیر علی خان صاحب کمشنر بکثرت جلسہ منعقد ہوا۔ لوگ کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ کئی اصحاب نے تقریریں کیں۔ اس جگہ:۔

59

سکنی اراضی کی قیمت میں غیر معمولی رعایت

اب جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اس تقریب پر زمینوں کی قیمت میں عموماً رعایت کی جاتی ہے۔ اس سال معمول سے زیادہ رعایت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور رعایت کی میعاد بھی بڑھا دی گئی ہے۔ یہ رعایت ۲۰ نومبر ۱۹۳۰ء سے لیکر ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء تک رہیگی۔ محلہ دارالبرکات (بالمقابل ریلوے سٹیشن) اور محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اصل قیمت دارالبرکات میں برلب سڑک کلاں یعنی بازار ریلوے روڈ ۳۵ عہ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ ۲۵ عہ اور ۲۰ عہ فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ قیمت کم کر کے علی الترتیب ۲۷ عہ ۸ اور ۲۰ عہ اور ۱۷ عہ ۸ فی مرلہ کر دی گئی ہے۔ محلہ دارالرحمت میں اصل قیمت ۲۵ عہ فی مرلہ برلب سڑک کلاں اور اندرون محلہ ۲۰ عہ اور ۱۷ عہ ۸ فی مرلہ مقرر ہے۔ یہ قیمت کم کر کے علی الترتیب ۲۰ عہ اور ۱۷ عہ ۸ اور ۱۵ عہ کر دی گئی ہے۔ جو احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ جلسہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی سے آرڈر بھجدیں۔ کیونکہ بہت تھوڑے قطعات قابل فروخت ہیں۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ یہ رعایت صرف نقد اور یکمشت قیمت ادا کرنے والوں کے لئے ہے۔ والسلام۔

خاکسار:۔ میرزا بشیر احمد۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۷ر نومبر۔ آج گول میز کانفرنس کا دوسرا اجلاس شروع ہؤا۔ مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستانیوں پر زور دیا۔ کہ ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک عمل اور کامیابی کا عزم بالجزم کرنے کی ضرورت ہے۔ فیصلہ کیا گیا کہ اخبارات کے نمائندوں کو عام بحث و تمحیص سننے کی اجازت نہ دی جائے۔ لیکن سیکرٹری ایٹ کے ذریعہ سے خبریں شائع کرنے کے لئے ایک کمیٹی منتخب کی گئی۔ سر تیج بہادر سپرو نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ ہندوستان کا حق ہے کہ وہ درجہ مستعمرات حاصل کرے اور دولت متحدہ برطانیہ میں برابر کا حصہ دار ہو۔ جو مسائل کانفرنس کے سامنے پیش ہیں ان سب کا مطالعہ اور حل یہی ہے معلوم ہؤا ہے کہ ہندو و مسلمین سمجھوتہ سے پہلو تہی کرنے کی ذمہ واری بھی اپنے اوپر نہیں لینا چاہتے اس لئے اغلب ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے نمائندے واک اوٹ کر جائیں گے کیونکہ وہ اس ذمہ داری کو غیر مسلموں اور دیگر اقلیتوں کے سر تھوپنا چاہتے ہیں ؛

باریسال ۱۷ر نومبر۔ پولیس کی بارکوں پر دو بم پھینکے گئے جن سے ایک کانسٹیبل زخمی ہؤا۔ اور ایک بارک کے برآمدے کو نقصان پہنچا

اتوار کی رات سٹی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت کو جلا دینے کی ناکام کوشش کی گئی۔ دو آدمیوں نے آدھی رات کے وقت کچہری کے دروازہ پر پٹرول ڈال کر آگ لگا دی۔ ایک چوکیدار نے ان کا تعاقب کیا۔ لیکن وہ بھاگ گئے۔ آگ فوراً بجھا دی گئی۔ زیادہ نقصان نہیں ہؤا ؛

لاہور ۱۸ر نومبر۔ جدید مقدمہ سازش لاہور کی سماعت کے لئے بہت جلد سپیشل ٹربیونل کے سپیشل کمشنروں کی نامزدگی کا اعلان حکومت کی طرف سے کیا جانے والا ہے۔ معلوم ہؤا ہے کہ مسٹر مسٹر بلیکر سشن جج لاہور۔ مسٹر سلیم بیرسٹر جو کہ ہائی کورٹ بار کے رکن ہیں۔ اور مسٹر گنگا رام سونی ریٹائرڈ سشن جج اس ٹربیونل کے کمشنر ہونگے۔ اور مسٹر بلیکر اس کے صدر ہوں گے ؛

دہلی ۱۷ر نومبر۔ سول کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ سرحد کی صورت حالات غیر تبدیل ہے۔ ایک نگران کار ہوائی جہاز نے آج صبح وادی باڑا کے اوپر پرواز کی۔ لیکن کوئی قابل ذکر اہم رپورٹ نہیں کی۔ سرکردہ ملکوں اور سرداروں کا مطلوبہ جرگہ انگریزی حکام سرحد کے ساتھ گفت و شنید کی تجدید کے لئے آج جمرود میں جمع ہو رہا ہے۔ قبائل کے سردار دوبارہ اپنے مطالبات اور شکایات پیش کریں گے۔ جن میں یہ مطالبہ بھی شامل ہوگا۔ کہ ہم انہیں غیر کا قبضہ دیدیں۔ نیز یہ کہ تنازعہ میں مداخلت کرنے سے مجتنب رہیں ؛

پشاور ۱۸ر نومبر۔ دیکھ بھال کرنے والا فوجی دستہ بلا مزاحمت کھجوری میدان کے وسط میں پہنچ گیا۔

رنگون ۱۷ر نومبر۔ کیاک پیو کے طوفان باد سے دو آدمی ہلاک ہوگئے۔ اور چھ ڈوب گئے۔ طوفان آٹھ گھنٹے تک رہا۔ سرکاری عمارات کو تقریباً ایک لاکھ روپے کا نقصان پہنچا۔ شہر کے ایک ہزار مکانات میں سے تقریباً دو تہائی بالکل تباہ و برباد ہوگئے۔ اور متعدد مکانات کی چھتیں اڑ گئیں۔ دیہات کی فصلوں کو سخت نقصان پہنچا۔

رگبی ۱۷ر نومبر۔ دنیا کے عظیم ترین ہوائی جہازوں میں سے ایک طیارہ کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ ان جہازوں سے سلطنت برطانیہ میں ڈاک لے جانے کا کام لیا جائے۔

رگبی ۱۵ر نومبر۔ لارڈ ڈی۔ ایبرڈین نے گزشتہ شام لورپول کے ایوان تجارت کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ موجودہ عالمگیر تجارتی کساد بازاری کے اسباب و علل میں سب سے بڑی وجہ امریکہ اور فرانس کی زر اندوزی ہے۔ انہوں نے بہت سا سونا جمع کر رکھا ہے۔ اور طلائی سکے سٹوک کرتے ہیں۔ اگر دنیا روئی۔ گندم یا کسی دوسری تجارتی جنس کی تجارت کو بحال کرنا چاہتی ہے۔ اور اجناس کی قیمتوں میں اضافہ کی خواہشمند ہے۔ تو اسے طلا اور کرنسی نوٹوں کے مسئلہ کو زیادہ مستعدی سے ہاتھ میں لینا چاہیئے ؛

احمد آباد ۱۸ر نومبر۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل قائمقام صدر انڈین نیشنل کانگریس کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ احمد آباد کی طرف سے زیر دفعہ ۱۴۴ حکم دیا گیا ہے۔ کہ دو ماہ تک اس ضلع میں کوئی تقریر نہ کریں۔ آپ اس حکم کی خلاف ورزی کا ارادہ نہیں رکھتے۔

کراچی ۱۷ر نومبر۔ کل گورنر یہاں آئے۔ تو ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ دو ہزار اشخاص نے سیاہ جھنڈوں اور بورڈوں کے ساتھ ان کی آمد کے خلاف مظاہرہ کیا۔

مراد آباد ۱۷ر نومبر۔ مقام سنبھل میں ایک ہندو کے ہاں ایک بچہ پیدا ہؤا۔ جس کے تین پاؤں چار ہاتھ ہیں۔ اور سر بندر کا ہے۔ بچہ ابھی تک زندہ ہے۔

لنڈن ۱۷ر نومبر۔ گول میز کانفرنس کا ایک کیونک سٹھر ہے۔ کہ کارکنان کمیٹی نے عام بحث کے بعد فیڈرل کمیٹی قائم کرنے کی سفارش کی ہے ؛

مظفر پور ۱۷ر نومبر۔ مجسٹریٹ کے امتناعی حکم کے باوجود ہزارہا عوام الناس جواہر ڈے منانے کے لئے میدان میں جمع ہوئے۔ ہجوم نے ایک جلسہ کیا۔ جسے خلاف قانون قرار دیا گیا۔ اور منتشر ہو جانے کی تنبیہ کی گئی۔ مگر ہجوم نے انکار کر دیا۔ اور حملہ کر کے چند ایک سپاہیوں کو زخمی کر دیا۔ اس پر پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے تین آدمی زخمی ہوئے ایک کی حالت خطرناک ہے۔ ۲۷ اشخاص گرفتار کر لئے گئے ؛

مدراس ۱۸ر نومبر۔ مدراس کونسل میں ایک ممبر نے تجویز پیش کی۔ کہ صوبہ کی پولیس جوان دنوں جبر و تشدد کر رہی ہے۔ اس کے خلاف بطور پروٹسٹ کونسل میں تحریک التوا پیش کی جائے۔ تحریک منظور ہو گئی۔ اور کونسل کا اجلاس کل پر ملتوی کر دیا گیا ؛

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ آج بھی پولیس نے جواہر لال ڈے کے سلسلہ میں اپنی تگ و دو جاری رکھی۔ اور لالہ دونی چند بیرسٹر۔ پنڈت کے سنتانم۔ لالہ ٹھاکر داس کپور۔ مہتہ آنند کشور۔ مولوی محمد قاسم اور امیر بخش پہلوان کو گرفتار کر لیا ؛

انگلستان کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے۔ صنعتی مقامات پر خطرہ کے بادل چھا رہے ہیں۔ اگر گورنمنٹ نے یکم دسمبر سے پہلے پہلے مداخلت نہ کی۔ تو برطانوی کوئلے کی کانوں میں ہڑتال کر دی جائیگی اور اس میں ساڑھے چھ لاکھ مزدور شامل ہونگے ؛

کانپور ۱۸ر نومبر۔ پرسوں شام جواہر لال ڈے منایا گیا۔ اسی شام مقامی کوتوالی میں ایک بم پھینکا گیا۔ لیکن پھٹنے سے پہلے پولیس والوں کو پتہ لگ گیا ؛

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ آج پارلیمنٹ میں وزیر ہند سے دریافت کیا گیا۔ کہ گول میز کانفرنس کے لئے اچھی فضا پیدا کرنے کے لئے کیا گورنمنٹ ہندوستان کے پولٹیکل قیدیوں کو رہا کرنے پر غور نہیں کر رہی۔ وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ ابھی میں اپنے پہلے بیان میں کوئی اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔

لنڈن ۱۸ر نومبر۔ آج گول میز کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مہاراجہ الور نے کہا۔ میں فیڈریشن کی بجائے ریاست ہائے متحدہ ہندوستان کو ترجیح دیتا ہوں۔ برطانی ہند کو صرف ہندوستانی ایسوسی ایشن کا مجموعہ بنا دیا جائے ورنہ خود مختار نوآبادی کی حیثیت سے ہندوستان کو قلمرو برطانیہ کے اندر جس قدر جلد ممکن ہو۔ آزادی مل جانی چاہیئے۔ سر شفیع نے کہا۔ صوبجات کو صوبجاتی آزادی عطا کی جائے۔ مہاراجہ الور نے کہا۔ ہم اس قسم کا فیڈریشن نہیں مانگتے۔ جس میں ریاستیں ان حقوق سے محروم ہو جائیں۔ جو انہیں ہمیشہ سے حاصل ہیں۔ سر ہیوبرٹ نے برطانوی ہندوستان کی یورپین جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے کہا۔ بے حد فوری تبدیلیوں میں سخت خطرہ ہے۔ اور فیڈرل نظام حکومت کی تائید کی۔ کرنل گڈنی نے اینگلو انڈین جماعت کے نمائندہ کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے فیڈرل نظام حکومت کی حمایت کی۔ اور اقلیتوں کے کامل تحفظ کا پر زور مطالبہ کیا۔ ودلے ساگی نے بھی فیڈرل نظام حکومت کی تائید کی ؛

کلکتہ ۱۸ر نومبر۔ حکومت بنگال نے کلکتہ یونیورسٹی کو اطلاع دی ہے۔ کہ غیر سرکاری کالجوں اور سکولوں کو ۱۲ لاکھ روپیہ کی جو سرکاری گرانٹ دی جاتی ہے۔ وہ اس سال نہیں دیجائیگی۔ سکولوں کے نئے بل منظور کرنے سے انکار کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۹ر نومبر۔ آج گورنمنٹ کی طرف سے شہر میں بڑے بڑے اشتہار بزبان اردو چسپاں کئے گئے ہیں۔ جس میں نئی سازش کے مفروروں کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ کوئی شخص ان اشتہاروں کو ہاتھ نہ لگائے۔ ورنہ گرفتار کر لیا جائے ؛